



## BACKGROUNDEERS Press Information Bureau Government of India

### ڈیجیٹل خلا کو کم کرنا

### ڈیجیٹل دور میں بھارت کو بااختیار بنانا

#### Key Takeaways

- Over 2.15 lakh Gram Panchayats connected through BharatNet and 5 lakh 5G base transceiver stations providing rural coverage.
- 5 lakh Common Service Centres bring assisted digital access to remote areas.
- PMGDISHA has trained over 6 crore rural citizens in digital literacy.
- 4.09 lakh PM-WANI Wi-Fi hotspots provide affordable internet in villages.

#### تعارف

بھارت کی ڈیجیٹل تبدیلی دنیا میں آبادی کے بڑے پیمانے پر رابطے اور ٹیکنالوجی کے ذریعے عوامی خدمات کی فراہمی کی سب سے بڑی کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ یہ تبدیلی ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے تحت ممکن ہوئی، جسے 2015 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس حکمت عملی کا مقصد ہر شہری کے لیے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو بنیادی سہولت بنانا، ڈیجیٹل خلیج کو کم کرنا، ضرورت کے مطابق حکومتی خدمات فراہم کرنا اور لوگوں کو ڈیجیٹل رسائی کے ذریعے بااختیار بنانا ہے۔

ایک دہائی پہلے بھارت میں ڈیجیٹل خلاء واضح طور پر نظر آتی تھی۔ تیز رفتار انٹرنیٹ زیادہ تر شہری علاقوں تک محدود تھا، دیہی علاقوں میں رابطہ کمزور تھا اور آن لائن خدمات تک رسائی لوکیشن، آمدنی اور ڈیجیٹل خواندگی پر منحصر تھی۔ وقت کے ساتھ مسلسل سرکاری سرمایہ کاری کے ذریعے براڈ بینڈ نیٹ ورک کو وسعت دی گئی اور وسیع پیمانے پر آپٹیکل فائبر انفراسٹرکچر قائم کیا گیا، جس سے دیہات اور دور دراز علاقوں میں رابطے کی رسائی اور معیار دونوں میں بہتری آئی۔

آج یہ خلیج تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ سستا ڈیٹا، معاون ڈیجیٹل رسائی مراکز اور باہمی طور پر مربوط عوامی پلیٹ فارم شہریوں کو فلاحی اسکیموں تک رسائی، ڈیجیٹل ادائیگیوں، آن لائن تعلیم اور حکمرانی کے عمل میں شرکت کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ جو سفر ابتدا میں صرف رابطے کو بہتر بنانے کے لیے شروع ہوا تھا، وہ اب ایک وسیع تر بااختیاری مہم میں تبدیل ہو چکا ہے، جس کے ذریعے ہر گزرتے سال کے ساتھ زیادہ بھارتی شہری ڈیجیٹل دھارے میں شامل ہو رہے ہیں۔

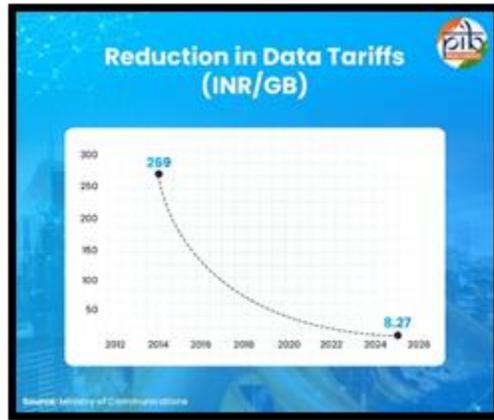
## بھارت کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی تعمیر

بھارت کا ڈیجیٹل ڈھانچہ ملک بھر میں ڈیجیٹل خلیج کو کم کرنے کی کوششوں کی بنیاد ہے۔ یہ تین باہم مربوط ستونوں پر قائم ہے: یونیورسل کنیکٹیویٹی، انفراسٹرکچر ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی) کمپیوٹنگ صلاحیت۔ یہ تینوں ستون اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ رسائی، خدمات اور ٹیکنالوجی کی صلاحیت ایک ساتھ ترقی کریں۔ اس مربوط حکمت عملی کے ذریعے انٹرنیٹ رابطہ صرف سہولت تک محدود نہیں رہتا بلکہ لوگوں کو ڈیجیٹل معیشت میں موثر شرکت کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔

## عالمگیر ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی اور سستی رسائی

عالمگیر ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی اور سستی رسائی بھارت کے ڈیجیٹل انقلاب کی بنیاد ہے، جو جامع ترقی، بہتر حکمرانی، معاشی مواقع اور ہر شہری کی سماجی بااختیاری کو فروغ دیتی ہے۔

اس کے مرکز میں آپٹیکل فائبر نیٹ ورک کی بڑے پیمانے پر توسیع ہے، جو بھارت نیٹ (2011 میں شروع کیا گیا) کے تحت دیہی بھارت تک تیز رفتار انٹرنیٹ پہنچانے کا کام کر رہی ہے۔ 2026 کے اوائل تک ملک بھر میں 2.15 لاکھ سے زائد گرام پنچائیتیں اس نیٹ ورک سے منسلک ہو چکی ہیں۔ اسی طرح آپٹیکل فائبر کی تنصیب 2019 میں 19.35 لاکھ روٹ کلو میٹر سے بڑھ کر 2025 تک 42.36 لاکھ روٹ کلو میٹر تک پہنچ گئی ہے۔ یہ وسیع انفراسٹرکچر شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان فرق کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ دور دراز علاقوں تک قابل اعتماد انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی فراہم کرتے ہوئے ملک کے مضبوط ڈیجیٹل ڈھانچے کی تشکیل کر رہا ہے۔



فاہیر کی تکمیل کرتے ہوئے، ہندوستان کا بجلی کی تیز رفتار جی 5 کی شروعات اب 5.18 لاکھ بیس ٹرانسیور اسٹیشنوں (دسمبر 2025 تک) کے ساتھ 99.9 فیصد اضلاع پر محیط ہے، ہر جگہ انتہائی تیز موبائل براڈ بینڈ فراہم کر رہا ہے۔ بنیادی ڈھانچے کی تیز تر منظوریوں، مقامی جی 4/ جی 5 ٹیک، اور نیشنل براڈ بینڈ مشن کے لیے ٹیلی کمیونیکیشن ایکٹ 2023 کی حمایت سے، یہ کوششیں لگژری سے کنیکٹیوٹی کو ایک ضروری حق میں بدل دیتی ہیں۔



### سستی رسائی: ایک بڑی تبدیلی

ڈیٹا کی کم قیمت نے بھارت کے ڈیجیٹل انقلاب میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ 2014 میں جہاں ایک جی بی ڈیٹا کی قیمت تقریباً 269 روپے تھی، وہیں 2025-2026 تک کم ہو کر تقریباً 8 سے 10 روپے فی جی بی (تقریباً 0.10 امریکی ڈالر) رہ گئی ہے۔ اس طرح بھارت دنیا کے سب سے سستے ڈیٹا مارکیٹس میں شامل ہو گیا ہے۔

ڈیٹا کی قیمتوں میں اس نمایاں کمی کے نتیجے میں انٹرنیٹ کے استعمال میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ نومبر 2025 تک براڈ بینڈ سبسکریپشنز کی تعداد 1 ارب (100 کروڑ) سے تجاوز کر گئی، جو ایک دہائی پہلے کے 13.15 کروڑ کے مقابلے میں چھ گنا سے زیادہ اضافہ ہے۔

ان اصلاحات کے نتیجے میں دیہی کمیونٹیز، کسان، طلبہ، کاروباری افراد اور معاشرے کے محروم طبقات کو بھارت کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ڈیجیٹل معیشت میں شامل ہونے کے بہتر مواقع مل رہے ہیں۔ اس طرح ڈیجیٹل رسائی کے فرق کو بندرتج کم کیا جا رہا ہے اور دیہی و پسماندہ طبقات کو ملک کی ڈیجیٹل معیشت میں مؤثر طور پر ضم کیا جا رہا ہے۔

ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی): جامع خدمات کو ممکن بنانا



جب ڈیجیٹل کنیکٹیوٹی بڑے پیمانے پر عوام تک پہنچتی ہے تو ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی) اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ انٹرنیٹ تک رسائی قابل اعتماد، باہم مربوط اور شہریوں پر مرکوز خدمات میں تبدیل ہو جائے۔ اس طرح بنیادی کنیکٹیوٹی کو حقیقی بااختیاری میں بدل دیا جاتا ہے جو حکمرانی، مالیاتی نظام اور روزمرہ زندگی میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

بھارت کا بنیادی ڈی پی آئی نظام ایسی بنیادیں فراہم کرتا ہے جیسے یونیورسل ڈیجیٹل شناخت، بلار کاوٹ ڈیجیٹل ادائیگیاں اور محفوظ دستاویزی رسائی۔ یہ نظام دیہی، کم آمدنی والے اور محروم طبقات کے لیے خدمات کو زیادہ جامع اور قابل رسائی بنا کر ڈیجیٹل خلیج کو براہ راست کم کرتا ہے۔

اسی نظام کا ایک اہم ستون آدھار ہے، جس کے تحت فروری 2026 تک 143 کروڑ سے زیادہ منفرد ڈیجیٹل شناختی نمبر جاری کیے جا چکے ہیں۔ اس کے ذریعے فلاحی اسکیموں کی مخصوص فراہمی، براہ راست فائدہ منتقلی اور حکومتی مالیاتی خدمات تک آسان رسائی ممکن ہوئی ہے، یہاں تک کہ ان افراد کے لیے بھی جو پہلے باضابطہ شناخت نہ ہونے کی وجہ سے ان خدمات سے محروم رہتے تھے۔



یونینفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) بھارت کے ڈیجیٹل مالیاتی نظام کا ایک اہم ستون بن چکا ہے۔ جنوری 2026 کے اعداد و شمار کے مطابق یونینفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس کے ذریعے ہر ماہ تقریباً 28.33 لاکھ کروڑ روپے کی لین دین ہو رہی ہے، جس میں 21.7 ارب ٹرانزیکشنز شامل ہیں۔ یہ نظام ملک بھر میں سستی اور حقیقی وقت (ریئل ٹائم) میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کو ممکن بناتا ہے۔ موبائل فون کے ذریعے صرف لاگت والی منتقلی کی سہولت نے شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان مالیاتی فرق کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور مختلف آمدنی والے طبقات میں مالیاتی شمولیت کو فروغ دیا ہے۔



ڈیجی لاکر کے فروری 2026 تک 62 کروڑ سے زیادہ رجسٹرڈ صارفین ہو چکے ہیں۔ یہ پلیٹ فارم صحت، تعلیم، زراعت اور فلاحی شعبوں سمیت مختلف شعبوں میں سرکاری دستاویزات کو محفوظ اور بغیر کاغذ کے ذخیرہ کرنے اور شیئر کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے کاغذی کارروائی کی رکاوٹیں کم ہو جاتی ہیں اور شہریوں کو کہیں بھی اور کسی بھی وقت اپنی مستند دستاویزات تک فوری رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔

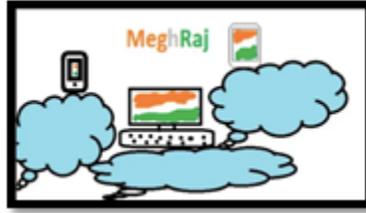
یہ تمام ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی) کے ستون مل کر محض انٹرنیٹ رسائی کو حقیقی سماجی اور معاشی نتائج میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کے ذریعے خدمات کی بلار کاوٹ فراہمی، مالیاتی شمولیت میں گہرائی اور قابل اعتماد ڈیجیٹل معاملات کو فروغ ملتا ہے، جس سے رسائی کے فرق کو بتدریج کم کیا جا رہا ہے اور ہر بھارتی شہری کو ڈیجیٹل معیشت میں شامل کیا جا رہا ہے۔



## ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ (ایچ پی سی) اور کلاؤڈ انفراسٹرکچر

ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ (ایچ پی سی) اور ڈیٹا سینٹرز بھارت کی ڈیجیٹل تبدیلی کے اہم محرک ہیں، جو ملک کو بنیادی کنیکٹیویٹی سے آگے بڑھا کر اختراع پر مبنی شمولیت کی طرف لے جا رہے ہیں۔

نیشنل سپر کمپیوٹنگ مشن کے تحت - جسے مشترکہ طور پر الیکٹرانکس اور اطلاعی ٹیکنالوجی کی وزارت اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے محکمے چلا رہے ہیں - پورے ملک میں مختلف اداروں میں 38 سپر کمپیوٹرز دستیاب کرائے جا چکے ہیں، جن کی مجموعی کمپیوٹنگ صلاحیت 44 پیٹا فلوپس ہے۔ اعلیٰ درجے کے کمپیوٹنگ انفراسٹرکچر کو صرف بڑے شہری مراکز تک محدود رکھنے کے بجائے ملک بھر کے تعلیمی اور تحقیقی اداروں تک توسیع دی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں یونیورسٹیوں، اسٹارٹ اپس، محققین اور صنعتوں کو عالمی معیار کے وسائل تک مساوی رسائی حاصل ہو رہی ہے۔ یہ نظام مصنوعی ذہانت (آئی آئی)، موسمیاتی ماڈلنگ، بائیو ٹیکنالوجی اور جدید مینوفیکچرنگ جیسے شعبوں میں تحقیق اور ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔



ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ کے ساتھ ساتھ بھارت کا کلاؤڈ اور ڈیٹا سینٹر ایکو سسٹم بھی تیزی سے وسعت اختیار کر رہا ہے تاکہ ڈیجیٹل حکمرانی اور مصنوعی ذہانت کے لیے تیار انفراسٹرکچر کو تقویت دی جاسکے۔ میگھ راج (جی آئی کلاؤڈ) کے تحت 2,170 سے زائد وزارتیں اور محکمے اپنی اپیلی کیشنز محفوظ اور قابل توسیع سرکاری کلاؤڈ پلیٹ فارمز پر چلا رہے ہیں۔ اس وقت بھارت کی مجموعی ڈیٹا سینٹر صلاحیت تقریباً 1,280 میگا واٹ ہے، جو اندازوں کے مطابق 2030 تک 4 سے 5 گنا تک بڑھ سکتی ہے۔ بھارت اپنے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو عالمی معیار کے مطابق ہم آہنگ کر رہا ہے تاکہ اعلیٰ درجے کے کمپیوٹنگ وسائل نہ صرف ٹیکنالوجی کی ترقی کو فروغ دیں بلکہ ڈیجیٹل خلیج کو کم کرنے اور جدید ٹیکنالوجیز تک جامع رسائی کو بھی یقینی بنائیں۔

بھارت کی جانب سے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، باہمی طور پر مربوط پلیٹ فارمز اور ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ میں کی جانے والی سرمایہ کاری کے نمایاں نتائج سامنے آرہے ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے خدمات کی فراہمی میں بہتری، مالیاتی شمولیت، تحقیقی صلاحیتوں میں اضافہ اور اختراع کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ قابل توسیع نتائج اور مساوی رسائی پر توجہ دے کر ملک کنیکٹیویٹی کو حقیقی صلاحیت میں تبدیل کر رہا ہے، تاکہ ڈیجیٹل ترقی کے فوائد تمام شہریوں تک پہنچ سکیں، خصوصاً دیہی اور پسماندہ طبقات تک۔

## بھارت کے لیے جامع ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام کی تشکیل

بھارت کی ڈیجیٹل تبدیلی صرف کنیکٹیوٹی بڑھانے تک محدود نہیں بلکہ اس بات کو یقینی بنانے سے متعلق ہے کہ ہر شہری ڈیجیٹل معیشت میں بامعنی شرکت کر سکے۔ ایک جامع ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے لیے صرف انفراسٹرکچر کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ مقامی خدمات تک رسائی کے مراکز، وسیع پیمانے پر ڈیجیٹل خواندگی، سستا انٹرنیٹ، جدید مہارتوں کی تربیت، اور اختراع و کاروبار کے مواقع بھی ضروری ہیں۔

آخری مرحلے تک خدمات کی فراہمی، صلاحیت سازی اور مارکیٹ سے روابط کو یکجا کر کے یہ اقدامات ڈیجیٹل رسائی کو حقیقی سماجی اور معاشی باختیاری میں تبدیل کر رہے ہیں، چاہے وہ دیہی بھارت ہو یا شہری علاقے۔



## ڈیجیٹل خواندگی: مہارتوں اور مواقع کی تعمیر

ہندوستان نے جامع نظم و نسق اور شہریوں کو باختیار بنانے کے لیے ڈیجیٹل ٹکنالوجی کا فائدہ اٹھانے میں خود کو عالمی رہنما کے طور پر کھڑا کیا ہے۔ ڈیجیٹل خواندگی کو مساوی ترقی کے لیے ضروری تسلیم کرتے ہوئے، حکومت نے دیہی آبادی پر توجہ مرکوز کی ہے۔ قومی ڈیجیٹل خواندگی مشن (این ڈی ایل ایم) یا ڈیجیٹل ساکسرتا ابھیان (2016-2014) (دیشا) کے ذریعے ابتدائی کوششوں نے 52.50 لاکھ ہدف کے مقابلے میں 53.67 لاکھ مستفیدین کو تربیت دی، جن میں سے تقریباً 42 فیصد دیہی علاقوں سے تھے۔ اس کامیابی کی بنیاد پر پردھان منتری گرامین ڈیجیٹل ساکسرتا ابھیان (پی ایم جی ڈی آئی ایس ایچ اے)، 2017 میں منظور کیا گیا جس کا مقصد 6 کروڑ دیہی گھرانوں (فی گھر میں ایک فرد) کو ڈیجیٹل طور پر باختیار بنانا ہے۔ مارچ 2024 تک، اس کے توسط سے قابل ذکر 6.39 کروڑ تربیت یافتہ افراد حاصل کیے، جس نے دنیا کے سب سے بڑے دیہی ڈیجیٹل خواندگی کے پروگراموں میں سے ایک بنایا اور آن لائن خدمات اور مالیاتی شمولیت تک رسائی کو بڑھایا۔

اس بنیاد کو ادارہ جاتی سطح پر مضبوط کیا گیا ہے، جس کے ذریعے آئی سی ٹی کے ذریعے تعلیم پر قومی مشن (این ایم ای آئی سی ٹی) نے 2009 میں براڈ بینڈ کنیکٹیوٹی، ورچوئل لیبر اور ڈیجیٹل وسائل کو وسعت دے کر اعلیٰ تعلیم میں پائے جانے والے خلاء کو دور کیا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ دور دراز کے کیمپس بھی معیار اور رسائی میں اعلیٰ اداروں سے مماثل ہوں۔ قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020 اسکول اور اعلیٰ تعلیم میں ڈیجیٹل خواندگی کو مرکزی دھارے میں لاکر اس پیش رفت کو مزید تیز کر رہی ہے، بلینڈ ڈلرننگ، ڈیجیٹل لائبریریوں، اے آئی پر مبنی ٹولز، اور اساتذہ کی تربیت کو صحیح معنوں میں مساوی اور مستقبل کے لیے تیار تعلیمی نظام کی تشکیل کے لیے شامل کر رہی ہے۔

این ای پی کے تحت، قومی پلیٹ فارم جیسے دیکشا (ڈیجیٹل انفراسٹرکچر فار نالج شیئرنگ) اور ایس ڈبلیو اے وائی اے ایم (سٹڈی ویس آف ایکٹیو لرننگ فار یگ اسپارنگ ماسٹرز) بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل کورسز اور سرٹیفیکیشنز کے ذریعے اسکول اور اعلیٰ تعلیم میں معیاری تعلیم تک رسائی کو جمہوری بنا رہے ہیں۔ اس شمولیت کو مواقع تک رسائی سے بڑھاتے ہوئے، دی انوویشن ان سائنس پرسوٹ فار انسپائرڈ ریسرچ (آئی این ایس پی آئی آرای) ایوارڈز-ملین ماسٹرز آگمنٹنگ نیشنل اسپیریشنز اینڈ نالج (ایم اے این اے کے) پروگرام کلاس 6-10 کے درمیان زمینی سطح پر ایس ٹی ای ایم اختراع کو پروان چڑھاتا ہے، جس میں لڑکیوں، ایس سی کمیونٹیز اور او بی سی سے تعلق رکھنے والے طلباء کی بھرپور شرکت ہوتی ہے۔ ایک ساتھ مل کر، یہ اقدامات کینیڈیوٹی سے آگے بڑھ کر صلاحیت سے آگے بڑھتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ڈیجیٹل سیکھنے کی ترجمانی منصفانہ نمائندگی، اختراع اور مستقبل کے لیے تیار مہارتوں میں ہوتی ہے۔

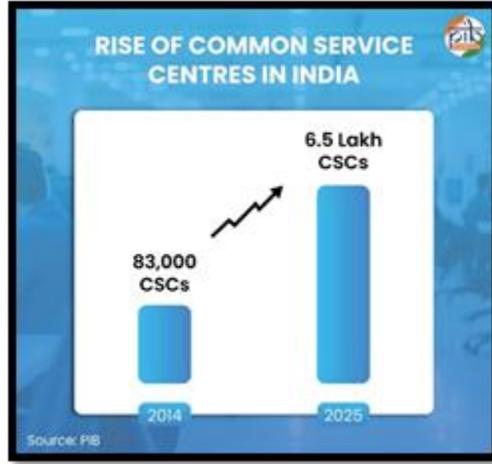
### • جامع ڈیجیٹل تعلیم: اسکولوں سے اعلیٰ تعلیم تک

- دیکشا اسکولی تعلیم اور اساتذہ کی تربیت کے لیے ایک اہم ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے، جس پر 19,698 سے زائد کورسز دستیاب ہیں 2025-2026 کے دوران اس پر 182.3 ملین اندراجات اور 145.7 ملین تکمیلیں ریکارڈ کی گئیں۔ یہ پلیٹ فارم کثیر لسانی اور تعالیٰ مواد فراہم کرتا ہے، جس میں نیشنل کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اور ٹریننگ کی نصابی کتب اور مصنوعی ذہانت پر مبنی وسائل بھی شامل ہیں۔
- سوائم اعلیٰ تعلیم کی معاونت کے لیے قائم کیا گیا ایک قومی آن لائن تعلیمی پلیٹ فارم ہے، جس پر معروف تعلیمی اداروں کی جانب سے 18,500 سے زائد کورسز پیش کیے جا رہے ہیں۔ اب تک اس پر 6.1 کروڑ سے زیادہ اندراجات ہو چکے ہیں اور 53.7 لاکھ سرٹیفیکیشنز جاری کیے جا چکے ہیں۔ اس کی مقبولیت مسلسل بڑھ رہی ہے، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جنوری 2026 میں ہی تقریباً 50 لاکھ اندراجات ہوئے۔
- انسپائر-مانک پروگرام، جو 2008 میں شروع کیا گیا تھا، ہر سال طلبہ کے ایک لاکھ اختراعی خیالات کا انتخاب کرتا ہے اور ہر منتخب خیال کے لیے 10,000 روپے کی پروٹونائپ گرانٹ کے ساتھ ضلع، ریاست اور قومی سطح پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- سال 2025-2026 میں اس پروگرام کے تحت 11.47 لاکھ خیالات موصول ہوئے، جن میں 52 فیصد لڑکیوں اور 84 فیصد دیہی اسکولوں کے طلبہ کی شرکت شامل تھی۔ مجموعی طور پر اس پروگرام نے اب تک 1,40,316 طلبہ کی معاونت کی ہے، جن میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ ذات کی برادریوں کی مضبوط نمائندگی شامل ہیں۔

مزید برآں، بھارت کی ڈیجیٹل تبدیلی حقوق پر مبنی اور قابل رسائی بھی ہے۔ معذور افراد کے حقوق کا قانون 2016 معلومات و مواصلاتی ٹیکنالوجی کی رسائی کو لازمی قرار دیتا ہے، جبکہ یونیک ڈس ایبلٹی آئی ڈی (یو ڈی آئی ڈی) اسکیم کے تحت اب تک 1 کروڑ 34 لاکھ 73 ہزار 833 ڈیجیٹل معذوری کارڈ جاری کیے جا چکے ہیں (89 لاکھ 6 ہزار 328 مرد؛ 45 لاکھ 65 ہزار 166 خواتین؛ 2 ہزار 338 دیگر)، جس سے ملک بھر میں فلاحی سہولتوں تک رسائی کا عمل زیادہ منظم اور آسان ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انڈین سائنس لیگنٹج ریسرچ اینڈ ٹریننگ سینٹر نے دنیا کا سب سے بڑا انڈین سائنس لیگنٹج ڈیجیٹل ذخیرہ تیار کیا ہے، جس میں 3 ہزار 189 ای-مواد ویڈیوز شامل ہیں۔ ان میں 100 سائنسی، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی سے متعلق اصطلاحات اور نیشنل بک فرسٹ کی 18 کتابیں انڈین سائنس لیگنٹج کے قالب میں شامل ہیں، جس سے قابل رسائی تعلیم کو فروغ ملا ہے اور ڈیجیٹل شمولیت کو حقوق پر مبنی اور معلوماتی بنیادوں پر مضبوط کیا جا رہا ہے۔

بھارت کا جامع ڈیجیٹل خواندگی نظام، جو پی ایم جی و شہا، وکشا اور سویم جیسے پروگراموں سے لے کر انسپائر-مانک کے ذریعے نجلی سطح پر سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی کی حوصلہ افزائی اور معذور افراد کے لیے حقوق پر مبنی رسائی تک پھیلا ہوا ہے، نے رابطے کو حقیقی صلاحیت، مواقع اور شمولیت میں تبدیل کر دیا ہے۔ دیہی علاقوں، لڑکیوں، پسماندہ طبقات اور محروم گروہوں کو ترجیح دے کر یہ اقدامات مؤثر طور پر ڈیجیٹل خلیج کو کم کر رہے ہیں اور ہر بھارتی کو ڈیجیٹل معیشت میں کامیابی کے لیے ضروری مہارت، رسائی اور اعتماد فراہم کر رہے ہیں۔ عوام پر مرکوز یہ حکمت عملی بھارت کو منصفانہ اور جامع ڈیجیٹل تبدیلی کے عالمی نمونے کے طور پر پیش کرتی ہے، جہاں کسی کو پیچھے نہیں چھوڑا جاتا۔

کامن سروس سینٹرز: آخری مرحلے تک ڈیجیٹل رسائی



ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے تحت کامن سروس سینٹرز (سی ایس سیز) معاونت یافتہ ڈیجیٹل رسائی کے مراکز کے طور پر کام کرتے ہیں، جو دیہی اور دور دراز علاقوں میں عوامی خدمات کو آخری مرحلے تک پہنچا کر ڈیجیٹل خلیج کو کم کرتے ہیں۔ 6 لاکھ 50 ہزار سے زیادہ ویلج لیول انٹر پرائیورز (وی ایل این) کے ذریعے چلائے جانے والے یہ مراکز ان شہریوں کے لیے ایک اہم جسمانی اور ڈیجیٹل رابطہ فراہم کرتے ہیں جن کے پاس آلات، قابل اعتماد انٹرنیٹ یا مناسب ڈیجیٹل خواندگی موجود نہیں ہوتی۔ اس طرح یہ مراکز ضروری آن لائن خدمات تک جامع رسائی کو ممکن بناتے ہیں۔ معاون سوسائٹیوں-دیہی سطح کے ادارے، ڈیجیٹل پلیٹ فارم کو شامل کر کے سی ایس سیز رسائی میں موجود رکاوٹوں کو منظم طور پر کم کرتے ہیں، مالی شمولیت کو مضبوط بناتے ہیں اور ڈیجیٹل بنیادوں پر روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ مراکز بنیادی سطح پر رابطے کو حقیقی سماجی و معاشی باختیاری میں تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

#### ڈیجیٹل شمولیت کے ذریعے دیہی معیشت کا انضمام

جنوری 2026 تک نیشنل ایگریکلچر مارکیٹ (ای-نام) کے تحت 1 کروڑ 79 لاکھ کسان اور 1,522 منڈیاں 23 ریاستوں اور 4 مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ڈیجیٹل طور پر منسلک ہو چکی ہیں۔ مالی سال 2024-25 کے دوران اس پلیٹ فارم پر 2 کروڑ 4 لاکھ میٹرک ٹن سے زائد زرعی اجناس کی تجارت ریکارڈ کی گئی، جس سے قیمتوں کے بہتر تعین اور منڈیوں تک رسائی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

دین دیال انٹودیہ یوجنا۔ نیشنل رورل لائیوٹی ہڈ مشن (ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم) کے تحت 1 لاکھ 49 ہزار بینکنگ کورسپانڈنٹ سکھیاں (بی سی سکھیاں) خدمات انجام دے رہی ہیں، جبکہ مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایسپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کے تحت 99 فیصد مز دوری کی ادائیگیاں الیکٹرانک طریقے سے کی جا رہی ہیں، جس سے آمدنی براہ راست مستحقین تک پہنچتی ہے۔

اسی طرح پردھان منتری آواس یوجنا گرامین (پی ایم اے وائی۔ جی) اور نیشنل سوشل اسسٹنس پروگرام (این ایس اے پی) جیسے پروگرام بھی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے شفاف اور بروقت طریقے سے فلاحی فوائد کی فراہمی کو یقینی بنا رہے ہیں۔



## پی ایم۔ وائی: بھارت کے لیے کم لاگت وائی فائی

پی ایم۔ وائی (پردھان منتری وائی فائی ایکسس نیٹ ورک انٹرفیس) کا آغاز دسمبر 2020 میں کیا گیا تاکہ سستی اور تیز رفتار عوامی انٹرنیٹ سہولت فراہم کی جاسکے، خاص طور پر دیہی اور دور دراز علاقوں میں۔ یہ اسکیم ایک غیر مرکزی اور لائسنس سے آزاد عوامی وائی فائی ماڈل کو فروغ دیتی ہے، جو پبلک ڈیٹا آفسز (پی ڈی اوز) کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے مقامی سطح پر کاروباری مواقع کو فروغ ملتا ہے اور براڈ بینڈ رسائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

فروری 2026 تک ملک بھر میں 4 لاکھ 9 ہزار 111 وائی فائی ہاٹ اسپاٹس قائم کیے جا چکے ہیں، جنہیں 207 پی ڈی او ایگریگیٹرز اور 113 ایپ فراہم کنندگان کی حمایت حاصل ہے۔ مقامی طور پر چلائے جانے والے وائی فائی ایکسس پوائنٹس کے ذریعے کم لاگت انٹرنیٹ فراہم کر کے پی ایم۔ وائی ڈیجیٹل خلیج کو کم کرنے اور بھارت کی ڈیجیٹل معیشت میں سب کی شمولیت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

آخری مرحلے تک رسائی، ڈیجیٹل خواندگی کے پروگراموں اور سستے انٹرنیٹ کو ایسے پلیٹ فارمز کے ساتھ جوڑنا جو منڈیوں اور سماجی فلاحی اسکیموں سے رابطہ قائم کرتے ہیں، دیہی روزگار کو مضبوط بناتا ہے، فلاحی فوائد کی بروقت فراہمی کو یقینی بناتا ہے اور بھارت کی ڈیجیٹل معیشت میں جامع شرکت کو فروغ دیتا ہے۔



## مستقبل کے لیے تیار بھارت کے لیے ڈیجیٹل مہارتوں کی ترقی

حکومت ہند ڈیجیٹل شمولیت کو محض رسائی تک محدود رکھنے کے بجائے اسے جدید صلاحیت سازی میں تبدیل کر رہی ہے تاکہ تمام شہریوں کو مساوی مواقع حاصل ہو سکیں۔ مربوط مہارت سازی، اختراع اور کاروباری سرگرمیوں کے اقدامات کے ذریعے بھارت اپنے نوجوانوں کو اختراع کرنے، روزگار پیدا کرنے اور شہری و دیہی دونوں علاقوں میں معاشی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے بااختیار بنا رہا ہے۔

اٹل انویشن مشن (اے آئی ایم) کے تحت ملک کے 722 اضلاع میں 10 ہزار سے زائد اٹل ٹیکنالوجی لیبر (اے ٹی ایل) قائم کی جا چکی ہیں، جن میں 1 کروڑ 10 لاکھ طلبہ شریک ہیں۔ دسمبر 2025 تک مزید 50 ہزار اے ٹی ایل قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ طلبہ نے اب تک 16 لاکھ سے زیادہ اختراعی منصوبے تیار کیے ہیں اور روبو ٹکس، مصنوعی ذہانت اور انٹرنیٹ آف تھنگز جیسے شعبوں میں عملی تجربہ حاصل کیا ہے، جو ایک ٹیکنالوجی سے باخبر نسل کی بنیاد رکھتا ہے۔

فیوچر اسکولز پرائم پروگرام، جو وزارت الیکٹرانکس و اطلاعاتی ٹیکنالوجی اور ناسکوم کے اشتراک سے چلایا جا رہا ہے، میں 29 لاکھ امیدوار رجسٹر ہو چکے ہیں۔ اس میں 17 لاکھ 90 ہزار اندراجات اور 7 لاکھ سے زیادہ منفرد بیچ ہولڈرز شامل ہیں، جن میں 41 فیصد خواتین ہیں۔ یورپی کمیشن کے پیکٹ فار اسکولز رپورٹ 2024 میں اس پروگرام کو عالمی سطح پر تیسرا مقام دیا گیا ہے۔ یہ پروگرام سیکھنے والوں کو مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، سائبر سیورٹی اور ڈیٹا اینالیٹکس جیسے شعبوں میں صنعت سے متعلق مہارتیں فراہم کرتا ہے۔



انڈیا اے آئی ایم، جس کا مجموعی بجٹ 10 ہزار 300 کروڑ روپے ہے، کے تحت 38 ہزار جی پی یوز کو فعال کیا جا چکا ہے جبکہ مزید 20 ہزار جی پی یوز کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس مشن کے ذریعے رعایتی نرخ پر کمپیوٹنگ سہولت 65 روپے فی گھنٹہ فراہم کی جا رہی ہے۔ انڈیا اے آئی ایم میں 20 شعبوں سے متعلق 9 ہزار 500 سے زائد ڈیٹا سیٹس اور 273 مصنوعی ذہانت کے ماڈلز موجود ہیں، جو ملک بھر میں اسٹارٹ اپس، محققین اور اختراع کاروں کی معاونت کرتے ہیں۔



اسٹارٹ اپ انڈیا کے تحت تسلیم شدہ اسٹارٹ اپس کی تعداد 2016 میں 400 سے بڑھ کر 2025 میں 2 لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے، جس سے 21 لاکھ روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ اب تقریباً 50 فیصد اسٹارٹ اپس ٹیئر-ٹو اور ٹیئر-تھری شہروں میں کام کر رہے ہیں، جس سے اختراع کو مرکزی شہروں سے باہر پھیلانے اور مقامی معاشی ترقی کو فروغ دینے میں مدد ملی ہے۔ ندھی پروگرام اور اٹل انکیوبیشن سینٹرز بھی ابتدائی مرحلے کے کاروباری منصوبوں اور جامع کاروباری سرگرمیوں کی معاونت کرتے ہیں۔ حالیہ توسیعی منصوبوں میں 8 نئے انکلو سیو ٹیکنالوجی بزنس انکیوبیٹرز اور 10 انٹر پرائیور ان ریزیڈنس سینٹرز شامل ہیں، جبکہ 172 اٹل انکیوبیشن سینٹرز نے 3 ہزار 500 سے زیادہ اسٹارٹ اپس کو پروان چڑھایا ہے، 32 ہزار سے زائد روزگار کے مواقع پیدا کیے ہیں اور 1 ہزار سے زیادہ خواتین کی قیادت میں چلنے والے کاروباری منصوبوں کی حمایت کی ہے، جنہیں 6 ہزار 200 سے زیادہ مینڈورز آف چیئنج کی رہنمائی حاصل ہے۔

مجموعی طور پر یہ مضبوط اقدامات ثابت کرتے ہیں کہ بھارت میں ڈیجیٹل شمولیت محض آلات اور ڈیٹا تک محدود نہیں بلکہ یہ صلاحیت سازی کی تعمیر، مواقع کی تخلیق اور ہر گاؤں اور قصبے تک ترقی پہنچانے کے عزم کا اظہار ہے۔ رابطے کو مہارت سازی، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور اسٹارٹ اپ معاونت کے ساتھ جوڑ کر بھارت ایک مضبوط اور جامع ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام تشکیل دے رہا ہے، جو وسیع پیمانے پر ترقی کو آگے بڑھاتا ہے اور ملک کو منصفانہ اختراع کے عالمی نمونے کے طور پر پیش کرتا ہے۔



بھارت کی دہائی بھر کی ڈیجیٹل تبدیلی نے ٹیکنالوجی، حکمرانی، تعلیم اور معاشی مواقع تک رسائی کو بنیادی طور پر نئے سرے سے تشکیل دیا ہے۔ عالمی سطح کی رابطہ کاری، مضبوط ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچہ اور جدید کمپیوٹنگ صلاحیت کے امتزاج کے ذریعے شہری اب شہری، دیہی اور دور دراز علاقوں میں ملک کی ڈیجیٹل معیشت میں بھرپور حصہ لینے کے قابل ہیں۔ کامن سروس سینٹرز، پی ایم جی ڈشا، پی ایم-وانی اور ایس سی / ایس ٹی کیونٹیز اور خواتین کے لیے ایس ٹی ای ایم میں مخصوص اقدامات نے رابطے کو حقیقی سماجی و معاشی نتائج میں تبدیل کیا ہے، جس سے افراد کو با اختیار بنایا گیا اور مقامی اختراع کے نظام کو مضبوط کیا گیا ہے۔

انتہائی اہم یہ ہے کہ نوجوانوں، اسٹارٹ اپس اور جدید تکنیکی شعبوں پر توجہ دی گئی ہے، جو یقینی بناتی ہے کہ ڈیجیٹل شمولیت صرف رسائی تک محدود نہ رہے بلکہ مہارت، کاروباری صلاحیت اور اعلیٰ قیمت والے روزگار کے راستے بھی فراہم کرے۔ تعلیم، مہارت سازی، اختراع اور کاروباری سرگرمیوں کو مختلف جغرافیوں میں مربوط کر کے بھارت نہ صرف ڈیجیٹل خلیج کو کم کر رہا ہے بلکہ جامع ترقی، منصفانہ مواقع اور مضبوط علمی معیشت کو فروغ بھی دے رہا ہے۔ یہ کثیر سطحی حکمت عملی ڈیجیٹل دور میں پائیدار با اختیار کی بنیاد رکھتی ہے، جہاں کوئی شہری پیچھے نہیں رہتا۔

## پریس انفارمیشن بیورو

- <https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?id=157310&NoteId=157310&ModuleId=3&reg=44&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2118200&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2225881&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2205048&lang=1&reg=3>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2201437&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2226552&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2226475&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2204761&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetail.aspx?PRID=2201552&reg=6&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleaseFramePage.aspx?PRID=2220140&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=157282&ModuleId=3&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=156978&ModuleId=3&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2227066&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleaseFramePage.aspx?PRID=2011283>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2210211&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2223772&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleaseFramePage.aspx?PRID=2123137&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2220329&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleaseFramePage.aspx?PRID=2123137&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2151361&reg=3&lang=2>
- <https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2026/jan/doc/202611749801.pdf>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2198211&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2151361&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1814698&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2210230&reg=6&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetail.aspx?PRID=2223772>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2197426&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2170340&reg=3&lang=2>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1885365&reg=3&lang=2>

## دیگر

- <https://www.npci.org.in/product/api/product-statistics>
- <https://www.digilocker.gov.in/>
- [https://eparlib.sansad.in/bitstream/123456789/2998343/1/AU1768\\_Bjvh5o.pdf](https://eparlib.sansad.in/bitstream/123456789/2998343/1/AU1768_Bjvh5o.pdf)
- <https://dst.gov.in/programmes-initiatives>
- <https://www.csc.gov.in/>
- <https://x.com/mygovindia/status/2019820282777858131>
- [https://dfpd.gov.in/WriteReadData/AnnualRecordUploadDocuments/b9c640b8-5889-4ffd-a62d-5b56c5d4f029\\_Food%20AR%202024-25%20English%20small%20size.pdf](https://dfpd.gov.in/WriteReadData/AnnualRecordUploadDocuments/b9c640b8-5889-4ffd-a62d-5b56c5d4f029_Food%20AR%202024-25%20English%20small%20size.pdf)
- <https://pmwani.gov.in/wani>
- <https://www.futureskillsprime.in/>
- <https://dst.gov.in/dsts-key-achievements-during-2024-year-end-review-2024>
- [https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AS71\\_YkDzCB.pdf?source=pqals](https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AS71_YkDzCB.pdf?source=pqals)
- <https://swavlambancard.gov.in/>
- [https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/184/AU4339\\_2y0WUi.pdf?source=pqals](https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/184/AU4339_2y0WUi.pdf?source=pqals)
- [https://eparlib.sansad.in/bitstream/123456789/2998343/1/AU1768\\_Bjvh5o.pdf](https://eparlib.sansad.in/bitstream/123456789/2998343/1/AU1768_Bjvh5o.pdf)
- <https://dst.gov.in/programmes-initiatives>

Technology

**Bridging Digital Divide**

**Empowering Bharat in the Digital Age**

(Explainer ID: 157722)

ش-ح-ع-رض

U-3547